عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا، قَالَ: کُنَّا نُخَیِّرُ بَیْنَ النَّاسِ فِی زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ، فَنُخَیِّرُ اَبَا بَکْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ.

(صحیح البخاری، ج:۵، ص:۴، کِتَابٌ: فَضَائِلُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ، بَابُ فَضْلِ اَبِی بَکْرٍ بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ)

خطبہ نمبر 23

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR GUJARAT

خطبات جمعہ

فضیلت اور افضلیت

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

(نگران:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری
(مبلغ:- سنی دعوت اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی
(مبلغ:- سنی دعوت اسلامی، جمبوسر)

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے مسئلہ پر ڈاکہ زنی کرنے والوں کا لا جواب تعاقب

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا، قَالَ: كُنَّا نُخَيِّرُ بَيْنَ النَّاسِ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَنُخَيِّرُ أَبَا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

(صحیح البخاری، ج:۵، ص:۴، کِتَابٌ: فَضَائِلُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ، بَابُ فَضْلِ أَبِي بَكْرٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ)

خطبہ نمبر 23

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR GUJARAT

خطبات جمعہ

فضیلت اور افضلیت

مولانا ظہیر مصباحی صاحب

(نگران:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

مجلسِ ادارت:

مولانا مبارک حسین صابری
(مبلغ:- سنی دعوت اسلامی، جمبوسر)

مولانا جابر حسین ریحانی
(مبلغ:- سنی دعوت اسلامی، جمبوسر)

افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کے مسئلہ پر ڈاکہ زنی کرنے والوں کا لا جواب تعاقب

پیش کش:- نوری تربیتی سینٹر، (مرکز:- سنی دعوتِ اسلامی، جمبوسر)

HERA ISLAMIC CHANNEL JAMBUSAR

پہلے اسے پڑھیئے!

اس خطبہ جمعہ میں آپ بیان کر سکیں گے:

کسی امر کے باب الفضائل اور باب العقائد سے ہونے کا کیا مطلب؟
کیا افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ باب العقائد سے متعلق ہے؟
اور اس کے منکر کا کیا حکم ہے؟
فضیلت و افضلیت کا فرق۔
فقہ اور عقائد کے چار چار اصول کون سے ہیں اور ان میں "اقوی الادلہ" کون؟
کیا صحابہ کرام کے اجماع کے خلاف مجتہد کو بھی اجتہاد کی اجازت ہے؟
عقیدہ افضلیت کے سب سے بڑے محافظ صحابی کون؟
دفاع افضلیت صدیق اکبر اور امام احمد رضا کی محدثانہ شان۔

لکَ الحَمدُ یا اَللّٰہ، خلقتنا وھدینا وانقضتنا مِن النّار، والصّلاۃُ والسّلامُ علیک یا رسُول اللّٰہ، لقد بلّغت الرسالۃ وادّیت الامانۃ ونصحت الاُمۃ ومحوت الظُلمۃ وارشدتنا الی السنّۃ والجماعۃ وبک توجّھنا الی ربّنا فی ھٰذہ السّاعۃ، صلّی اللّٰہُ علیکَ وعلی اٰلک واصحابک اجمعین۔

اماّ بعد!

فاعوذُ باللّٰہ مِن الشّیطٰن الرّجیم

بسمِ اللّٰہِ الرّحمٰنِ الرّحیم

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ (الحجرات)

الصلوٰۃ والسلام علیك یا خاتم النبیین

وعلیٰ آلك واصحابك یا سیدی یا خاتم المعصومین

اصدق الصادقین سید المتقین

چشم و گوشِ وزارت پہ لاکھوں سلام

یعنی اس افضل الخلق بعد الرسل

ثانی اثنین ہجرت پہ لاکھوں سلام

مرتبہ حضرت صدیق کا ہے یہ سید

وہ ہر فضیلت کے ہیں جامع نبوت کے سوا

ایک ہے کسی بات کا "باب الفضائل" سے ہونا اور ایک ہے کسی بات کا "باب العقائد" سے ہونا۔

باب الفضائل سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ محض فضل و شرف اور یمن و برکت کے اضافے کے لیے یہ عمل مندوب ہے،

مثلاً نماز تہجد، نماز اشراق، نماز چاشت، نماز اوابین، نماز حاجت وغیرہ(مذکورہ نمازوں کے فضائل پر مشتمل احادیث "احیاء العلوم جلد اول ص 655 سے 665 تک لکھے ہوئے ہیں)

"باب العقائد" سے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ امور ثابتات، محکمات اور قطعیات سے ہوں مثلاً ضروریات دین، ضروریات اہلسنت۔

جو عمل مندوب و مستحب اور محض فضائل سے متعلق ہے اس میں اختیار ہے کہ آپ کثرت ثواب اور عظمت اجر کے حصول کے لیے کریں، نور علی نور اور اگر کوئی ان کا عمدا بھی تارک ہے تو وہ معتوب اور لائق سرزنش نہیں جیسا کہ امام اہلسنت نے فرمایا:

"سنت زوائد، اس کے ترک سے اسائت وکراہت لازم نہیں آتی، مثلاً آپ ﷺ کا لباس پہننا، نفل ومندوب کامعاملہ بھی یہی ہے اس کے کرنے والے کوثواب ہوگا مگر تارک گنہگار نہیں" (فتاویٰ رضویہ ج 7 ص 392)

ہاں! جو امر، "باب العقائد" سے متعلق ہے اس کا ترک کبھی کفر و زندقہ، کبھی ضلالت و گمراھی، کبھی اسلام سے خروج تو کبھی گروہ اہلسنت سے خروج بنتا ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی افضلیت اگر باب الفضائل سے ہوتی تو اس کا تارک لائق سرزنش نہ ہوتا جیسا کہ آپ سن چکے اور اگر "باب العقائد" سے ہے

تو اس کا تارک کم از کم دائرۂ اہل سنت سے خارج ضرور ہو گا جیسا کہ آپ سماعت فرما چکے۔

مسئلۂ افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ "باب الفضائل" سے ہے یا "باب العقائد" سے، اس کا فیصلہ مجدد اعظم امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے ارشاد سے سمجھتے ہیں، آپ فرماتے ہیں:

الجملہ! مسئلۂ افضلیت ہرگز "باب فضائل" سے نہیں جس میں ضعاف (ضعیف احادیث) سن سکیں بلکہ مواقفت وشرح مواقف میں تو تصریح کی کہ بابِ عقائد سے ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص 580)

امام اہلسنت ایک اور مقام پر لکھتے ہیں: سوال میں چاروں صحابہ (شیخین اور ختنین) کا مرتبہ برابر کہا یہ خلاف عقیدۂ اہل سنت ہے، اہل سنت کے نزدیک صدیق اکبر کا مرتبہ سب سے زائد ہے پھر فاروق اعظم پھر مذہب منصور میں عثمان غنی پھر مرتضیٰ علی رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین جو چاروں کو (مقام و مرتبہ میں) برابر جانے وہ بھی سنی نہیں (فتاویٰ افریقہ ص138)

فضیلت اور افضلیت

اہل فضل میں سے کسی کی فضیلت کا انکار سودمند نہیں اسی لئے اہل سنت و جماعت کا مسلمہ اصول ہے کہ فضیلت میں ضعاف بھی مقبول اور درحقیقت صاحب فضل کی فضیلت کا اعتراف خود اہل فضل سے ہونے کی علامت ہے"

يعرف الفضل لذوي الفضل أهل الفضل

کسی بات کا "باب الفضائل" سے ہونا امر دیگر اور "باب العقائد" سے ہونا امر دیگر دونوں میں ماخذ اور مستدل کی حیثیت سے بھی زمین و آسمان کا فرق ہے اور عمل و اعتقاد کی حیثیت سے بھی زمین و آسمان کا فرق ہے۔ مثلا: "باب الفضائل" میں

ضعیف حدیث بھی قبول کی جائے گی اور "باب العقائد" میں خبر واحد بھی غیر مسموع۔ "باب الفضائل" سے مندوب عمل کو چھوڑ دیا تو معتوب نہیں اور "باب العقائد" سے کسی امر کو چھوڑ دیا تو دائرۂ اہل سنت سے خارج ۔

فضیلت اور افضلیت کے فرق کو بیان کرتے ہوئے امام اہلسنت فرماتے ہیں:

فائدہ ا: نفیسہ جلیلہ فضیلت وافضلیت میں زمین آسمان کا فرق ہے وہ (فضیلت) اسی باب سے ہے جس میں ضعاف بالاتفاق قابلِ قبول اور یہاں(دربارۂ افضلیت) بالاجماع مردود ونامقبول۔ اقول... قبول ضعاف صرف محل نفع بے ضرر میں ہے جہاں اُن کے ماننے سے کسی تحلیل یا تحریم یا اضاعتِ حق غیر غرض مخالفت شرع کا بوجہ من الوجوہ اندیشہ نہ ہو فضائل رجال مثل فضائل اعمال ایسے ہی ہیں، جن بندگانِ خدا کا فضل تفصیلی خواہ صرف اجمالی دلائل صحیحہ سے ثابت ہے اُن کی کوئی منقبت خاصہ جسے صحاح وثوابت سے معارضت نہ ہو اگر حدیث ضعیف میں آئے اُس کا قبول تو آپ ہی ظاہر کہ اُن کا فضل تو خود صحاح سے ثابت، یہ ضعیف اُسے مانے ہی ہوئے مسئلہ میں تو فائدہ زائدہ عطا کرے گی اور اگر تنہا ضعیف ہی فضل میں آئے اور کسی صحیح کی مخالفت نہ ہو وہ بھی مقبول ہوگی کہ صحاح میں تائید نہ سہی خلاف بھی تو نہیں بخلاف افضلیت کے کہ اس کے معنی ایک کو دوسرے سے عنداللہ بہتر وافضل ماننا ہے یہ جب ہی جائز ہوگا کہ ہمیں خدا ورسول جل جلالہ ﷺ کے ارشاد سے خوب ثابت و محقق ہوجائے، ورنہ بے ثبوت حکم لگادینے میں محتمل کہ عنداللہ امر بالعکس ہو تو افضل کو مفضول بنایا، یہ تصریح، تنقیص شان ہے اور وہ حرام، تو مفسدہ تحلیل حرام وتضیع حق غیر دونوں درپیش کہ افضل کہنا حق اس کا تھا اور کہہ دیا اس کو۔ یہ اس صورت میں تھا کہ دلائل شرعیہ سے ایک کی افضلیت معلوم نہ ہو۔ پھر وہاں کا تو کہنا ہی کیا ہے، جہاں عقائدِ حقّہ میں ایک جانب

کی تفصیل محقق ہو اور اس کے خلاف احادیث مقام وضعاف سے استناد کیا جائے، جس طرح آج کل کے جہال حضرات شیخین رضی اللہ تعالیٰ عنہما پر تفضیل حضرت مولا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم میں کرتے ہیں۔ یہ تصریح مضادتِ شریعت ومعاندتِ سنّت ہے۔ ولہذا ائمہ دین نے تفضیلیہ کو روافض سے شمار کیا(فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص 580)

امام اہلسنت کی عبارت کا خلاصہ

فضیلت و افضلیت کے استدلال کے لیے جس طرح کی دلیل کی ضرورت پڑتی ہے اس کے حوالے سے امام اہلسنت کی عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ فضائل اعمال ہوں یا فضائل رجال دونوں کے لیے یکساں اصول یہ ہے کہ ضعیف حدیث اس جگہ قبول کی جائے گی جہاں صرف نفع ہو اور نقصان نہ ہو اور جہاں ضعیف حدیث قبول کرنے سے نقصان ہو مثلاً: کسی حرام کو حلال ٹھہرانا ہو یا حرام کو حلال ٹھہرانا ہو یا کسی کا حق ضائع کرنا لازم آتا ہو یا کسی بھی طرح شریعت کی مخالفت کا اندیشہ ہو تو ضعیف حدیث قبول نہیں کی جائے گی نہ فضائل اعمال میں نہ فضائل اشخاص میں بالخصوص جن بندگان خدا کی فضیلت، تفصیلی یا اجمالی دلائل صیحہ سے ثابت ہے ان کی کوئی خاص فضیلت صیحح روایات کے خلاف نہ ہو تو اس میں بھی ضعیف حدیث قبول کی جائے گی، ولیکن افضلیت کا معنیٰ ہے ایک کو دوسرے سے عند اللہ بہتر اور افضل ماننا اگر اس مسئلہ میں ضعیف حدیث پر بنیاد رکھ کر فیصلہ کیا جائے تو افضل کو مفضول قرار دینا لازم آئے گا اور اس میں تین قسم کی خرابیاں ہیں، اول: تنقیص شان، دوم: تحلیل حرام، سوم: تضییع حق

آج کل کے جاھل لوگ مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ کو ابوبکر و عمر رضی اللہ تعالی عنہما پر فضیلت دینے کے لیے ضعیف احادیث وغیرہ سے استدلال کرتے ہیں

حالانکہ یہ صراحتاً شریعت کی مخالفت اور اہل سنت سے دشمنی ہے۔

اجماع اور سواد اعظم۔

محترم حضرات! افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی حساسیت کا اندازہ آپ اس بات سے لگا سکتے ہیں کہ فقہ کے چار اصول ہیں کتاب، سنت، اجماع، اور قیاس اسی طرح عقائد میں بھی چار اصول ہیں کتاب، سنت، سواد اعظم، عقل صحیح۔

فقہ کے چار اصولوں میں اجماع اقوی الاَدِلّہ ہے اور عقائد کے چار اصولوں میں سواد اعظم اقوی الاَدِلّہ ہے،

الحاصل! دونوں طرف کے اقوی الاَدِلّہ یعنی اجماع اور سواد اعظم سے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلا فصل اور افضلیت اظہر من الشمس نظر آتی ہے۔

اجماع کی اقسام میں سب سے اعلی درجے کی قسم اجماع صحابہ ہے اجماع صحابہ قطعی ہوتا ہے اور اس کا انکار کفر ہے۔

مراتب اجماع میں سب سے اعلی و اقوی صحابہ کرام کا وہ اجماع ہے جو بالقول ہو یعنی صحابہ کرام نے کسی امر شرعی پر اپنے اجماع کا قول کیا ہو۔

اجماع اقوی کا حکم: یہ خبر متواتر کے حکم میں ہے یعنی علم قطعی کا افادہ کرے گا۔ اس کے منکر کی تکفیر کی جائے گی۔ جیسے خلافت حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ پر اجماع صحابہ۔ (اصول فقہ حنفی ص 79)

فائدہ: انعقاد اجماع میں اہل فسق کی مخالفت مانع نہ ہوگی جیسے افضلیت صدیق اکبر کی مخالفت روافض کی جانب سے۔ اس لیے کہ روافض میں سے بعض تو فسق سے بھی آگے ہیں اور بعض فسق و فجور تک بہر حال ہیں اور فی زماننا تو سب حد کفر تک پہنچے ہوئے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے هؤلاء كلهم خارجون عن ملة الإسلام

(اصول فقہ حنفی ص 79)

اجماع اور سواد اعظم۔

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ اس حوالے سے لکھتے ہیں:
اجماع کے خلاف کا مجتہد کو بھی اختیار نہیں اگرچہ وہ اپنی رائے میں کتاب و سنت سے اس کا خلاف پاتا ہو یقیناً سمجھا جائے گا کہ یا فہم کی خطا ہے یا یہ حکم منسوخ ہوچکا ہے اگرچہ مجتہد کو اس کا ناسخ نہ معلوم ہو("فتاوی رضویہ"، ج۲۹، ص۲۱۵)
سواد اعظم یعنی اہلسنت کا کسی مسئلہ عقائد پر اتفاق یہاں اقوی الادلہ ہے کتاب و سنت سے اس کا خلاف سمجھ میں آئے تو فہم کی غلطی ہے حق سوادِ اعظم کے ساتھ ہے۔ ("فتاوی رضویہ"، ج۲۹، ص۲۱۵)
جب اجماع اور سواد اعظم دونوں میں سے کسی ایک کے بھی خلاف کی گنجائش نہیں تو پھر صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلا فصل اور افضلیت پر تو دونوں متفق ہیں ان کے خلاف کی گنجائش کیسے ہو سکتی ہے!!!
امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کے یہ الفاظ گوش ہوش سے سنیں اور اس عقیدے کی اہمیت کو سمجھیں:
اور (افضلیت صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ، یہ اہل سنت و جماعت کا وہ عقیدہ ثابتہ محکمہ ہے کہ) اس عقیدہ کا خلاف اوّل تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں اور اگر بالفرض کہیں بوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے (اور ہماری کوتاہ فہمی) ورنہ رسول اللہ ﷺ اور خود حضرت مولٰی (علی) و اہلبیت کرام (صاحب البیت ادرٰی بما فیہ کے مصداق، اسرار خانہ سے مقابلۃً واقف تر) کیوں بلا تقیید (کسی جہت و حیثیت کی قید کے بغیر) انہیں افضل و خیر امت و سردار اوّلین و آخرین بتاتے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 363)

محترم حضرات! یہ کون لکھ رہا ہے کہ "اس عقیدہ (افضلیت) کا خلاف اوّل تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں"

یہ وہ امام احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ لکھ رہے ہیں جن کی حدیث دانی اور علوم حدیث پر کمال دسترس کا معاملہ یہ تھا کہ حضور محدث اعظم ہند سید محمد کچھوچھوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

علم الحدیث کا اندازہ اس سے کیجئے کہ جتنی حدیثیں فقہ حنفی کی ماخذ ہیں ہر وقت پیش نظر، اور جن حدیثوں سے فقہ حنفی پر بظاہر زد پڑتی ہے، اسکی روایت ودرایت کی خامیاں ہر وقت ازبر۔ علم حدیث میں سب سے نازک شعبہ علم اسماء الرجال کا ہے۔ اعلی حضرت کے سامنے کوئی سند پڑھی جاتی اور راویوں کے بارے میں دریافت کیا جاتا تو ہر راوی کی جرح و تعدیل کے جو الفاظ فرما دیتے، اٹھا کر دیکھا جاتا تو تقریب و تہذیب اور تذہیب میں وہی لفظ مل جاتا، یحیٰ نام کی سیکڑوں راویان حدیث ہیں لیکن جس یحیٰ کے طبقہ و استاذ و شاگرد کا نام بتا دیا تو اس فن کے خود اعلی حضرت موجد تھے کہ طبقہ و اسماء سے بتا دیتے تھے کہ راوی ثقہ ہے یا مجروح اسکو کہتے ہیں علم راسخ اور علم سے شغف کامل اور علمی مطالعہ کی وسعت اور خداداد علمی کرامت۔
(خطبۂ صدارت، ناگپور)

عمدۃ المحدثین حافظ بخاری حضرت علامہ شاہ وصی احمد محدث سورتی علیہ الرحمۃ والرضوان سے حضور محدث اعظم کچھوچھوی نے معلوم کیا کہ حدیث میں امام احمد رضا کا کیا مرتبہ ہے؟ فرمایا:۔

وہ اس وقت امیرالمومنین فی الحدیث ہیں، پھر فرمایا: صاحبزادے! اسکا مطلب سمجھا؟ یعنی اگر اس فن میں عمر بھر ان کا تلمذ کروں تو بھی انکے پاسنگ کو نہ پہونچوں، آپ نے کہا: سچ ہے۔

ولی راولی می شناسد و عالم را عالم می داند۔ (جامع الاحادیث ج اول ص 407)
محدث اعظم کچھوچھوی فرماتے ہیں:۔

"یہ چیز روز پیش آتی تھی کہ تکمیل جواب کے لئے جزئیات فقہ کی تلاش میں جو لوگ تھک جاتے تو اعلی حضرت کی بارگاہ میں عرض کرتے اعلی حضرت اسی وقت فرما دیتے ردالمحتار جلد فلاں کے صفحہ فلاں کی سطر فلاں میں ان لفظوں کے ساتھ جزئیہ موجود ہے. درمختار کے فلاں صفحہ کے فلاں سطر میں یہ عبارت ہے۔ عالمگیری میں بہ قید جلد وصفحہ وسطر یہ الفاظ موجود ہیں. ہندیہ میں خیریہ میں مبسوط میں ایک ایک کتاب فقہ کی اصلی عبارت بقید صفحہ وسطر ارشاد فرمادیتے اب جو کتابوں میں جا کر دیکھتے تو صفحہ وسطر وعبارت وہی پاتے جو زبانی اعلی حضرت نے فرمایا تھا.،،۔

اعلی حضرت امام اہل سنت امام احمد رضا خان بریلوی رضی اللہ عنہ کے اس استحضار علمی پر حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ نے جو تبصرہ فرمایا ہے وہ سیدی اعلی حضرت کے تبحر علمی کا شان دار خطبہ ہے، حضور محدث اعظم ہند علیہ الرحمہ فرماتے ہیں:

۔"اس کو آپ زیادہ سے زیادہ یہی کہ سکتے ہیں کہ اعلیٰ حضرت کو چودہ سو برس کی ساری کتابیں حفظ تھیں. یہ چیز بھی اپنی جگہ حیرت انگیز ہے مگر میں تو یہ کہہ سکتاہوں کہ حافظ قرآن کریم نے سالہاسال قرآن مجید کو پڑھ کر حفظ کیا، روزانہ دوہرایا۔ ایک ایک دن میں سوبار دیکھا حافظ ہوا محراب سنانے کی تیاری میں سارادن کاٹ دیا اور صرف ایک کتاب سے واسطہ رکھا، حفظ کے بعد سالہا سال مشغلہ رہا، ہوسکتا ہے کہ کسی حافظ کو تراویح میں لقمے کی حاجت نہ پڑی ہو مگر۔۔ ایسا دیکھا نہیں گیا اور ہو سکتا ہے کہ حافظ صاحب کسی آیت قرآنیہ کو سن کر اتنا یاد رکھیں کہ ان کے پاس جو قرآن کریم ہے اس میں یہ کریمہ داہنی جانب ہے یا بائیں جانب ہے

گو یہ بھی بہت نادر چیز ہے مگر یہ عادۃ محال اور بالکل محال ہے کہ آیت قرآنیہ کے صفحہ وسطر کو بتایا جاسکے۔

تو کوئی بتائے کہ تمام کتب متداولہ وغیر متداولہ کے ہر جملے کو بقید صفحہ وسطر بتانے والا اور پورے اسلامی کتب خانے کا صرف حافظ ہی ہے یا وہ اصلی کرامت کا نمونہ ربانیہ ہے جس کے بلند مقام بیان کرنے کے لئے اب تک ارباب لغت و اصطلاح لفظ بنانے سے عاجز رہے ہیں۔،، (بحوالہ جام نور ص60، 61اپریل 2011ء)

فن حدیث میں امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ کی بصیرت دیکھ کر مسجد نبوی شریف اور مدینہ منورہ کے عالم شیخ یاسین الخیاری نے آپ کو امام المحدثین کے لقب سے یاد کیا۔

حافظ کتب حرم شیخ اسماعیل مکی علیہ الرحمہ نے آپ کو شیخ المحدثین علی الاطلاق فرمایا۔

صدرالافاضل، مفسر قرآن علامہ سید محمد نعیم الدین مرادآبادی اشرفی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں: اعلی حضرت علم حدیث میں فرد تھے اپنا ہمتا نہ رکھتے تھے اور علم رجال میں ان کو وہ دستگاہ حاصل تھی کہ ایک ایک راوی کے حالات نوک زبان پر تھے اور معنی میں بحث ناسخ و منسوخ کی تمیز یہ تو ان کا خاص فن تھا(ماہنامہ اشرفیہ، ستمبر 1977 ص 34)

علم حدیث میں جن کی کامل دسترس کی گواہی اتنے اکابر علماء دے رہے ہیں، وہ عقیدۂ افضلیت کے بارے میں فرماتے ہیں:

"اس عقیدہ (افضلیت) کا خلاف اوّل تو کسی حدیث صحیح میں ہے ہی نہیں"(فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 363)

مزید امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

اور اگر بالفرض کہیں بوئے خلاف پائے بھی تو سمجھ لے کہ یہ ہماری فہم کا قصور ہے

(اور ہماری کوتاہ فہمی) ورنہ رسول اللہ ﷺ اور خود حضرت مولیٰ (علی) و اہلبیت کرام (صاحب البیت ادریٰ بما فیہ کے مصداق، اسرار خانہ سے مقابلۃً واقف تر) کیوں بلا تقیید (کسی جہت و حیثیت کی قید کے بغیر) انہیں افضل و خیر امت و سردار اوّلین و آخرین بتاتے(فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 363)

بلکہ انصافاً اگر تفضیل شیخین کے خلاف کوئی حدیث صحیح بھی آئے قطعاً واجب التاویل ہے اور اگر بفرضِ باطل صالح تاویل نہ ہو واجب الرد کہ تفضیل شیخین متواتر واجماعی ہے۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 5 ص580)

جب سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت بلا فصل اور افضلیت، اجماع اور سواد اعظم اہلسنت وجماعت سے ثابت ہے تو پھر کسی کے لیے اس میں لب کشائی کی گنجائش رہ جاتی ہے؟؟؟

امام اہلسنت امام احمد رضا خان محدث بریلوی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

ایک دو دس بیس علماء کبار ہی سہی اگر جمہور و سواد اعظم کے خلاف لکھیں گے اس وقت ان کے اقوال پر نہ اعتماد جائز نہ استناد کہ اب یہ تقلید ہوگی اور وہ عقائد میں جائز نہیں۔ (”فتاوی رضویہ“، ج۲۹، ص۲۱۵)

کوئی یہ خیال نہ کرے کہ چونکہ آپ کو پہلا خلیفہ بنایا گیا اس لیے آپ افضل ہوئے، نہیں نہیں بلکہ آپ پہلے ہی سے افضل تھے اس لیے آپ کو پہلا خلیفہ منتخب کیا گیا کیونکہ آپ کو خلیفہ تو حضور سید عالم ﷺ کے وصال ظاہری کے بعد بنایا گیا ولیکن آپ کی افضلیت حضور ﷺ کی حیات ظاہری ہی میں صحابہ کرام کے درمیان مروج ہو چکی تھی۔

عن عبداللہ بن عمر: كُنَّا نُخَيِّرُ بيْنَ النَّاسِ في زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ، فَنُخَيِّرُ أبا بَكْرٍ، ثُمَّ عُمَرَ بنَ الخَطَّابِ، ثُمَّ عُثْمانَ بنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللَّهُ عنْهمْ. (الصحيح البخاري ٣٦٥٥)

فيَبلُغُ ذلك رَسولَ اللهِ ﷺ، فلا يُنكِرُ ذلك علينا»

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم، سرکار دوعالم ﷺ کی حیات ظاہری میں لوگوں کے درمیان کسی کو افضل قرار دیتے تو سب سے پہلے ابو بکر صدیق کو پھر عمر فاروق کو پھر عثمان غنی اور ایک روایت میں پھر مولی علی کو رضی اللہ تعالی عنہم اور یہ بات اللہ کے رسول ﷺ تک پہنچتی اور آپ اس کا انکار نہیں فرماتے۔

حضور صدر الشریعہ علامہ امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں:

عقیدہ : ان(خلفائے اربعہ) کی خلافت بر ترتیب فضلیت ہے، یعنی جو عند اللہ افضل و اعلیٰ و اکرم تھا وہی پہلے خلافت پاتا گیا، (بہار شریعت)

اس عقیدۂ افضلیت پر سب سے زیادہ پہرہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالی عنہ نے دیا ہے ملاحظہ فرمائیں:

خود حضرت مولٰی علی کرم اللہ تعالٰی وجہہ نے بار بار اپنی کرسی مملکت و سطوت (و دبدبہ) خلافت میں افضلیت مطلقہ شیخین کی تصریح فرمائی (اور صاف صاف واشگاف الفاظ میں بیان فرمایا کہ یہ دونوں حضرات علی الاطلاق بلا قیدِ جہت و حیثیت تمام صحابہ کرام سے افضل ہیں) اور یہ ارشاد ان سے بتواتر ثابت ہوا کہ اسی سے زیادہ صحابہ و تابعین نے اسے روایت کیا۔ اور فی الواقع اس مسئلہ (افضلیت شیخ کریمین) کو جیسا حق مآب مرتضوی نے صاف صاف واشگاف بہ کرات و مرات (بار بار موقع بہ موقع اپنی) جَلوات و خلوات (عمومی محفلوں ، خصوصی نشستوں) و مشاہد عامہ و مساجد جامعہ (عامۃ الناس کی مجلسوں اور جامع مسجدوں) میں ارشاد فرمایا دوسروں سے واقع نہیں ہوا۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 356)

بالجملہ! احادیثِ مرفوعہ و اقوالِ حضرت مرتضوی و اہلبیت نبوت اس(عقیدہ افضلیت) بارے میں لا تعداد ولا تحصی (بے شمار ولا انتہا) ہیں(فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 356)

اب اہل سنت (کے علمائے ذوی الاحترام) نے ان احادیث و آثار میں جو نگاہ غور کو کام فرمایا تو تفضیل شیخین کی صدہا تصریحیں (سیکڑوں صراحتیں) علی الاطلاق پائیں کہیں جہت و حیثیت کی قید نہ دیکھی کہ یہ صرف فلاں حیثیت سے افضل ہیں اور دوسری حیثیت سے دوسروں کو افضلیت (حاصل ہے) لہذا انہوں نے عقیدہ کرلیا کہ گو فضائل خاصہ و خصائص فاضلہ (مخصوص فضیلتیں اور فضیلت میں خصوصیتیں) حضرت مولٰی (علی مشکل کُشا کرم اللہ تعالٰی وجہہ) اور ان کے غیر کو بھی ایسے حاصل (اور بعطائے الٰہی وہ ان خصوصیات کے تنہا حامل) جو حضرات شیخین (کریمین جلیلین) نے نہ پائے جیسے کہ اس کا عکس بھی صادق ہے (کہ امیرین وزیرین کو وہ خصائصِ غالیہ اور فضائل عالیہ، بارگاہ الٰہی سے مرحمت ہوئے کہ ان کے غیر نے اس سے کوئی حصہ نہ پایا) مگر فضل مطلق کُلّی (کسی جہت و حیثیت کا لحاظ کیے بغیر فضیلت مطلقہ کُلّیہ) جو کثرتِ ثواب و زیادتِ قُربِ ربّ الارباب سے عبارت ہے وہ انہیں کو عطا ہوا (اوروں کے نصیب میں نہ آیا) (یعنی اللہ عزوجل کے یہاں زیادہ عزت و منزلت جسے کثرتِ ثواب سے بھی تعبیر کرتے ہیں وہ صرف حضرات شیخین نے پائی۔ (فتاویٰ رضویہ جلد 29 ص 356)

رافضیوں کے چھوٹے بھائی حضرات تفضیلیہ کی بھی شامت آئی، اسد الغالب کی بارگاہ سے اسی ۸۰ کوڑوں کی سزا پائی، ان چھوٹے مبتدعوں کا رد یہاں محض تبعاً واستطراداً مذکور ورنہ ان کے ابطال مشرب ضلال سے قرآن عظیم واحادیث مرفوعہ واقوال اہلبیت وصحابہ وارشاداتِ امیر المؤمنین علی مرتضٰی واولیائے کرام وعلمائے اعلام و دلائل شرعیہ اصلیہ و فرعیہ کے دفتر معمور جس کی تفصیل جلیل و تحقیق جزیل فقیر غفراللہ تعالٰی لہ کی کتاب مطلع القمرین فی ابانۃ سبقۃ العمرین ۱۲۹۷ھ میں مسطور ہے۔(فتاویٰ رضویہ جلد 15 ص 709)

علمائے کرام، ائمہ مساجد کی بارگاہ میں ادبا عرض ہے کہ اس وقت رافضیت و تفضیلیت پوری طاقت لگا کر صحابہ کرام، اہلبیت اطہار، صوفیاء، صالحین، محدثین، متکلمین، علماء اور فقہاء کے متفقہ عقائد و نظریات کو بگاڑنا چاہتی ہے ہم پر فرض ہے کہ ایسے پرفتن دور میں عوام اہل سنت کے ایمان و عقائد کے تحفظ کے لیے ان موضوعات کو زیر بحث لائیں اور عوام اہلسنت تک صحیح معلومات پہنچائیں۔

اللہ رب العزت ہم سب کے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے اور اللہ تعالی ہمیں دین متین کی صحیح خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وبارک وسم
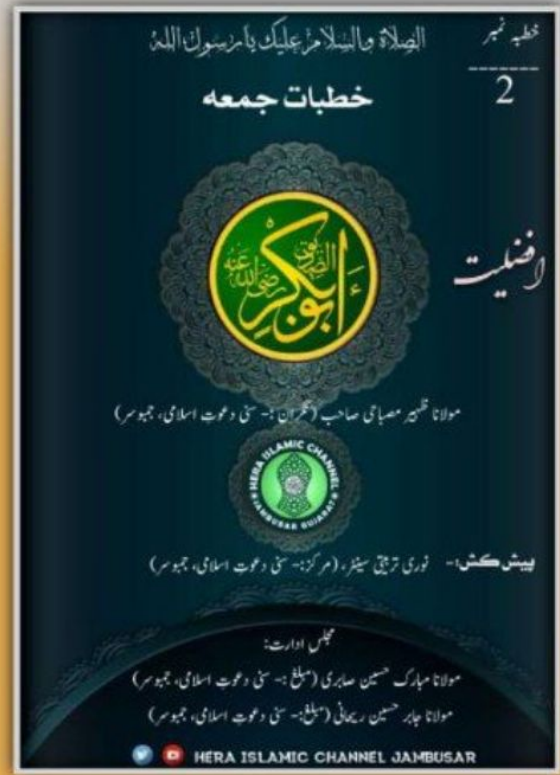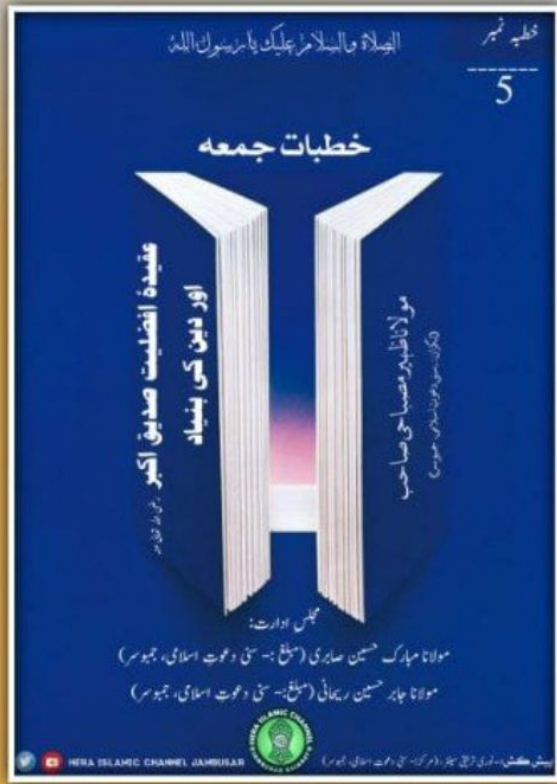
رافضیت اور خارجیت کا جال پھیلتا جارہا ہے اور ہماری ذمہ داریاں بھی بڑھتی جارہی ہیں،

آج سنی حلقوں سے رافضیت اور خارجیت کے فتنۂ دراز کو ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

عقائد اہلسنت کی حفاظت وپختگی کے لئے ان "خطبات جمعہ" کو بھی اپنے بیانات میں گاہے بگاہے شامل کرتے رہیں!

مبارک حسین صابری نجمی